سوال

(45) عورت کا نکاح پڑھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پچھلے دنوں دستک نامی ادارے کی سربراہ عاصمہ جہانگیر نے ایک جوڑے کا نکاح پڑھایا ہے۔ اس پر مختلف حلقوں میں بڑی لے دے ہوئی اور کہا گیا کہ نکاح منعقد کرنے میں مرد عورت کی کوئی قید نہیں۔ قرآنی آیات واحادیث پڑھنا بھی سنت ہے لیکن یہ بھی نکاح کے لیے کوئی شرط اور ضروری نہیں صرف ایجاب وقبول اور گواہ ضروری ہیں۔ اس معاملے کی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں وضاحت فرمائیں (ابو عبداللہ، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں فحاشی وعریانی کی روک تھام کے لیے بہت سے قواعد واصول موجود ہیں جن پر چل کر انسان اپنے آپ کو برائی وبدکاری سے بچا سکتا ہے ان قوانین میں سے ایک نکاح کا معاملہ بھی ہے۔ جو انسان کی نگاہ کی حفاظت اور شرمگاہ کا تحفظ کرتا ہے۔ نکاح کے ضروری مسائل سے آگاہ ہونے کے لیے کتاب وسنت میں بہت سے دلائل موجود ہیں لیکن امت مسلمہ کو راہ راست سے ہٹانے اور انہیں بدکاری وفحاشی کے سیلاب میں بہلانے کے لیے مختلف یہودی ادارے اور تنظیمیں اپنے حواریوں سمیت عروج پر ہیں۔ جنہوں نے انسانی حقوق کے تحفظ اور آزادی نسواں کے نام پر کئی ایک ادارے اور سوسائٹیز قائم کر کے مسلم ممالک میں بے حیائی کو عام کر دیا ہے انہیں یہودی تنظیموں کے توسط سے ملک پاکستان میں عاصمہ جہانگیر نامی عورت نے "دستک" کے نام پر فحاشی وعریانی کا اڈا قائم کر رکھا ہے جہاں پر بہت سے گھروں کی لڑکیاں جو اپنے آشناؤں کے ساتھ فرار ہو کر آتی ہیں پناہ پکڑتی ہیں۔ اور عاصمہ جہانگیر باقاعدہ انہیں تحفظ فراہم کرتی ہے اور اسلامی شعائر کا مذاق واستہزاء کرتی ہے عاصمہ جہانگیر کا خود نکاح قائم کرنے کا شاخسانہ بھی اسی استہزاء کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے قواعد وضوابط جو بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایجاب وقبول، دو عادل گواہ اور ولی کی موجودگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس نکاح کا ذکر سوال میں کیا گیا اخبارات یا عوام الناس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں عورت کا ولی بھی موجود نہیں۔ حالانکہ نکاح کے قیام کے لیے عورت کے ولی کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ جس کے بارے میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے کہ:

"لانكاح إلا بولي"

(ابوداؤد مع عون 6/101،102، ترمذی 4/226، ابن ماجہ 1/580۔ ابن حبان (1243) وغیرھا)

"ولی کے بغیر نکاح نہیں۔"

نکاح کےلیے ولی کا ضروری ہونا کئی ایک ادلہ سے معلوم ہوتا ہے تفصیل کےلیے راقم الحروف کی کتاب "آپ کے مسائل اوران کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں" جلد اول کا صفحہ 325تا336 ملاحظہ ہو۔ شریعت اسلامیہ میں عورت کواس بات کی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ اپنا نکاح خود کرلے یاکسی دوسری عورت کا نکاح کرے۔

"عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :لاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ ، وَلاتُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا ؛فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا"

(السنن الکبری للبیھقی 7/110، دار قطنی 3/227، سنن ابن ماجہ (1882)

"ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : عورت عورت کی شادی نہ کرے اورنہ ہی عورت اپنی شادی خود کرے۔ جو عورت اپنی شادی خود کرتی ہے وہ زانیہ ہے۔"

علامہ محمد بن اسماعیل الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں :

"فیہ دلیل علی اَن المرأۃ لیس لہا ولایۃ فی الاِنکاح لنفسہا ولالغیرہا، فلاعبارۃ لہا فی النکاح ایجاباً ولاقبولاً، فلاتزوج نفسہا باِذن الولی ولاغیرہ ، ولاتزوج غیرہا بولایۃ ولا بوکالۃ، ولا تقبل النکاح بولایۃ ولاوکالۃ .وہوقول الجمہور "

"(سبل السلام 3/1321) طبع مکتبہ نزار ریاض)

"اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو اپنا یاکسی دوسری عورت کا نکاح کرانے کا اختیار نہیں ہے لہذا نکاح کے سلسلے میں ایجاب وقبول کے بارے میں عورت معتبر نہیں ہے ولی وغیرہ کی اجازت کے ساتھ اپنی شادی خود نہ کرے اور ہی کسی دوسری عورت کی شادی ولایت ووکالت کے ساتھ کرے اور عورت کی ولایت ووکالت کے ساتھ نکاح قبول نہیں کیا جائے گا اوریہی جمہور علماء محدثین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

علامہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس توضیح سے معلوم ہوا کہ عورت ایجاب وقبول کے بارے میں معتبر ہے اورنہ ہی نکاح میں عورت کی ولایت اوروکالت کو قبول کیا گیا ہے نواب صدیق خان رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں :

"تزویج نکند زن زن رایعنی زن راولایت نمی باشد درانکاح نفس خودوانکاح غیرخود پس نیست اوراعبارت درنکاح نہ ایجاباً ونہ قبولاً" (مسک الختام شرح بلوغ المرام 3/342)

عورت عورت کی شادی نہ کرے یعنی عورت کو اپنا یاکسی دوسری عورت کا نکاح کرانے میں ولایت حاصل نہیں ہے لہذا نکاح کے سلسلے میں ایجاب وقبول کے متعلق عورت معتبر نہیں ہے۔"

نیز بیہقی میں "لاتُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ "یعنی" عورت عورت کا نکاح "نہ کرے کے الفاظ بھی ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ن عائشۃ رضی اللہ عنہا أنہا أنکحت رجلا من بنی أخیہا جاریۃ من بنی أخیہا فضربت بینہما بستر ثم تکلمت ، حتی إذا لم یبق إلا النکاح ، أمرت رجلا فأنکح ، ثم قالت : «لیس إلی النساء النکاح"

(اخرجہ عبدالرزاق فتح الباری 9/186 تحت باب من قال لانکاح الابولی)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ثابت ہے کہ انھوں نےاپنے بھائی کے بیٹوں میں سے ایک آدمی کے نکاح (کا بندوبست) کیا انھوں نے ان کے درمیان پردہ لگا دیا پھر

بات کی۔ یہاں تک کہ جب عقد کے علاوہ کوئی معاملہ باقی نہ رہا تو انھوں نے ایک مرد کو حکم دیا اس نے نکاح کر دیا پھر فرمایا: نکاح کا قائم کرنا عورتوں کا کام نہیں ہے۔"

(نیز ملاحظہ ہو۔ ابن ابی شیبہ باب من قال لیس للمراۃ ان تزوج المراۃ وانما العقد بید الرجال 3/458(15959) وعبدالرزاق باب النکاح بغیر ولی 6/201، المحلیٰ لابن حزم وغیرھا)

ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ نسخے میں ہے۔

"فإن النساء لا ینکحن"

"عورتیں نکاح نہیں کرا سکتیں۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نکاح کے انتظامات وغیرہ میں عورت اپنا کردار پردے کے اندر رہ کر ادا کر سکتی ہے لیکن نکاح پڑھانے کی اسے اجازت نہیں۔ اس لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب عقد نکاح کا معاملہ ہوا تو مرد کے سپرد کر دیا۔ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی پاکباز خاتون اُم المومنین یہ کام نہیں کر سکتیں تو عاصمہ جہانگیر جیسی خبیث النفس عورت کو اس کا اختیار کہاں ہے کہ وہ بدون ولی کو دولایت کا اختیار بھی لے لے اور نکاح بھی پڑھا دے۔

اس مسئلہ کی مزید تائید سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس قول سے بھی ہوتی ہے۔

انھوں نے فرمایا:

"لا تشھد المرأۃ، یعنی الخطبۃ ولا تنکح"

(ابن ابی شیبہ 3/458(15963)

"عورت خطبہ نہ دے اور نہ نکاح کرائے۔"

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد الاستاذ امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"لیس العقد بید النساء انما العقد بید الرجال."

(ابن ابی شیبہ 3/458، (15958) موسوعۃ ابراہیم النخعی 1/677)

"عقد نکاح عورت کے ہاتھ میں نہیں، عقد نکاح صرف مرد کے ہاتھ میں ہے۔"

قرآن مجید میں سورہ البقرۃ کی آیت 237 میں بھی اللہ تعالیٰ نے: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ کہہ کر عقد نکاح مرد کے حق میں ذکر کیا ہے نیز شروع سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا اجماع و تعامل بھی یہی ہے کہ نکاح کرانا مرد کا حق ہے۔ مندرجہ بالا احادیث صحیحہ اور آئمہ محدثین کی توضیحات سے معلوم ہوا کہ عقد نکاح مرد کے اختیار میں ہے اور نکاح کا خطبہ پڑھنا جو کہ مسنون ہے اور ایجاب و قبول کرانا۔ یہ مرد کا حق ہے عورت اس باب میں معتبر نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الاضحیۃ۔صفحہ نمبر398

محدث فتویٰ